نمبر ۳۵	مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۲۴ء	جلد ۲۷

شہید کابل کی یاد

مرحبا اے نعمت اللہ مرحبا ٭ رحمتیں تجھ پر خدا کی ہوں صدا
تو نے اپنی زندگی میں اے عزیز ٭ صدق کا اپنے نشان دکھلا دیا
دیکھ صبر اور استقامت کو تیری ٭ ہو گئے حیران شہید کربلا
سے بہادر تو نے بیخوف و خطر ٭ ہو کے خود قربان حق پہنچا دیا
یاد دنیا کو رہیں گے حشر تک ٭ صبر تیرا اور ظالم کی جفا
ہے یقین ہم کو کہ ظالم شاہ کا ٭ ظلم یہ ہرگز نہ خالی جائیگا
آئے گی غیرت خدا کی جوش پر ٭ پائے گا اس فعل بد کی خود سزا
پھر نہ یہ ظالم رہے گا بادشاہ ٭ اور نہ اس کے مولوی اور پیشوا
گو ہمیں تیری جدائی شاق ہے ٭ پھر خدا نے تجھکو وہ کچھ دیا
زندگی میں جس کے پانے کے لئے ٭ آرزو رکھتے تھے خود خیر الوریٰ
کیا ہوا اگر مر گیا ظاہر میں تو ٭ نام زندوں میں مگر ہوگا تیرا

ہے دعا یہ سالک محزون کی
جلد بدلہ ان سے لے تیرا خدا

خاکسار نظام الدین سالک جہلمی

نظم

لوٹے تھے خواب میں تری تصویر کے مزے

لوٹے تھے خواب میں تری تصویر کے مزے ٭ پوچھو زبان شوق سے تعبیر کے مزے
حاصل ہوئے نگارش وصف حبیب میں ٭ کیا کیا زبان خامہ کو تحریر کے مزے
عشاق کو نہ تھا تری فرقت کا تجربہ ٭ کب جانتے تھے ہجر ستمگیر کے مزے
ہم جانتے ہیں خوب ترے ہجر کا سبب ٭ چکھے ہیں ہم نے اپنی ہی تقصیر کے مزے
گر بھیجتے نہ آپ کو خود آپکے غلام ٭ چکھتے نہ آج گردش تقدیر کے مزے
رکھا قدم سے یار کے قسمت نے ہم کو دور ٭ اب دیکھ لو گے نالۂ شبگیر کے مزے
پایا جو تار آپ کا لندن سے اے حضور ٭ تحریر ہی میں مل گئے تقریر کے مزے
اللہ لائے تم کو سلامت وطن میں پھر ٭ مل جائیں ہم کو پھر تری تنویر کے مزے

احمد اگر وہ یاد کریں وقت خاص میں
ہو جائیں پھر تو عاشق دلگیر کے مزے

خواجہ پریس بٹالہ میں باہتمام باحمد وجودی پرنٹر کے چھپا اور شیخ یعقوب علی تراب احمدی نے قادیان سے شائع کیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات

فرمایا جو کسی کی گم شدہ چیز پاکر لادے اپنے گھر وہ گمراہ ہے اور اگر اور اگر چیز لوگوں کو شناخت کرادے اور کہے کہ جس کی ہو لیجائے تو مضائقہ نہیں۔

فرمایا۔ کوئی کھانا اپنے قوت بازو سے بہتر نہیں۔

فرمایا۔ مزدور کی مزدوری اس کے پسینہ سوکھنے سے پہلے دے دو۔

فرمایا۔ کاریگروں کی مدد کرو یا جو صنعت نہ جانتا ہو اس کو سکھلاؤ۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جوتا آپ گانٹھ لیتے تھے۔ اپنے گھر کا کام کاج آپ کرتے تھے اپنے جانوروں کا دودھ آپ دودہتے تھے اور اپنی خدمت آپ ہی کرتے تھے۔

فرمایا۔ مالدار کو اور جو قوت بازو سے کما سکتا ہے اس کو خیرات مانگنا اور لینا جائز نہیں۔

فرمایا۔ جو شخص رسی سے جنگل سے لکڑیوں کا بوجھ باندھ کر اپنی پشت پر لاد کر شہر میں بیچے اور اپنی آبرو سے اپنی گذر کرے یہ کام اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگتا پھرے۔

فرمایا۔ جو خدا کی پناہ چاہے اسے پناہ دو جو خیرات مانگے اسے خیرات دو۔ جو دعوت کرے قبول کرو جو تم پر احسان کرے اس کا نیک بدلہ دو اور اگر ایسا موقع نہ ملے تو اس کے لئے خدا سے یہاں تک دعا کرو کہ تمہارا دل گواہی دے کہ ہم نے دعا میں اس کا عوض دیدیا۔

فرمایا۔ دنیا میں مسافر کی طرح ہو جو راستہ چل رہا ہو

فرمایا۔ زندگی بے اعتبار ہے۔ شام کو صبح کی اور صبح کو شام کی امید نہیں تندرستی میں بیماری کے لئے اور زندگی میں آخرت کے لئے سامان کرو۔

فرمایا۔ موت کو زیادہ یاد کرو جو تمام لذتوں کو مٹا دیتی ہے۔

فرمایا۔ کامل حیادار وہ ہے جو دماغ کو برے خیالات سے اور پیٹ کو حرام لقمہ سے بچا دے۔ اور موت کو اور جسم کے خاک ہونے کو نہ بھولے اور جو شخص آخرت کا خواستگار ہو وہ دنیا کی آرائش و نمائش کو چھوڑ دے۔

فرمایا۔ جو خدا کو یاد کرتا ہے وہ مثل زندہ کے ہے اور جو خدا کو یاد نہیں کرتا ہے وہ مانند مردہ کے ہے۔

فرمایا۔ جسم میں ایک بوٹی ہے جب وہ سنورتی ہے تو تمام جسم سنور جاتا ہے۔ اور جب وہ بگڑتی ہے تو تمام بدن بگڑ جاتا ہے۔ یاد رکھو وہ بوٹی دل ہے۔

فرمایا۔ یا اللہ ہمارے ظاہر کی نسبت باطن کو درست و بہتر بنا۔

فرمایا۔ چار چیزیں جسکو مل گئیں۔ اس کو دنیا و آخرت کی خوبیاں مل گئیں۔

(۱) شکر کرنے والا دل (۲) خدا کا ذکر کرنے والی زبان (۳) بلاؤں پر صبر کرنے والا بدن (۴) اپنے نفس میں اور خاوند کے مال میں نہ خیانت کرنے والی بی بی۔

فرمایا۔ سادہ پن پھٹے پرانے کپڑوں سے عار نہ کرنا مومن کی علامت ہے۔

فرمایا۔ جو دنیا میں شہرت کا لباس پہنے گا۔ خدا اس کو آخرت میں ذلت کا لباس پہناوے گا۔

فرمایا۔ جو باوجود مقدرت کے خوبصورت لباس ترک کردیگا خدا اس کو خلعت بزرگی عنایت فرمائے گا۔

فرمایا۔ خدا پسند کرتا ہے کہ بندوں پر اپنی نعمتوں کا اثر پاوے۔

فرمایا کھاؤ پیو اور خیرات کرو اور پہنو اوڑھو جہاں تک کہ فضول خرچی اور غرور نہ ہو۔

فرمایا روح اکرم روحی فداہ نے چمکدار ریشمی اور کسم رنگ کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص عمدہ قیمتی چادر اوڑھکر اتراتا ہوا چلا کرتا تھا جس سے غرور ٹپکتا تھا اسی وجہ سے وہ برباد ہوا۔

فرمایا۔ یاد رکھو سوائے خدا کے سب چیزیں فنا ہونے والی ہیں۔

فرمایا۔ بدآدمی کی صحبت سے تنہائی بہتر ہے۔ اور نیکی سکھلانا چپ رہنے سے بہتر ہے۔ اور برائی سکھانے سے چپ رہنا بہتر ہے۔

فرمایا۔ زیادہ ہنسنے سے بچو اس لئے کہ زیادہ ہنسنے سے دل مرتا ہے۔ اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔

فرمایا۔ خدا سے ڈرتے ہو۔ خواہ تم کسی جگہ ہو۔

فرمایا۔ جو شخص فروتنی اور تواضع کرتا ہے خدا اس کو عزت دیتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے کو ذلیل سمجھتا ہے۔ مگر لوگ اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور جو تکبر کرتا ہے خدا اس کو ذلیل کرتا ہے۔ اگرچہ وہ خود کو بڑا سمجھتا ہے لیکن لوگ اسے رو کنے سے ذلیل و حقیر جانتے ہیں۔

نظم

حق سے واصل نعمت اللہ خان ہوئے

حق سے واصل نعمت اللہ خان ہوئے
جسم کو چھوڑا سراسر جان ہوئے
آپ تو مہمان ہوئے فردوس کے
غم میں چھوڑا ہم کو خود شادان ہوئے
باغ عالم سے گئے نکہت مثال
مثل گل شاداب اور خندان ہوئے
آسمان دین کے تارے تھے تم
خاک میں کس واسطے پنہان ہوئے
جان فدا کر کے رہ اسلام پر
حق کے پیارے نعمت اللہ خان ہوئے
راہ حق میں موت دیکھی زندگی
موت کے بھر خدا خواہان ہوئے
وہ ملے جاکر خدائے پاک سے
مورد ہر رحمت یزدان ہوئے
جان دیدی راہ حق میں مرحبا
جنت الفردوس کے مہمان ہوئے

از قفس شد دوش آن بلبل رہا
بھر گل گشتہ جدا از خار رہا

باغ دین کا تھا وہ بلبل خوشنوا
جلد اڑکر داخل بستان ہوا
جان فشان ہو کر خدا کی راہ میں
عاشقوں کے واسطے برہان ہوا
آرزو رکھتا تھا وہ دل دار کی
یار پر اس واسطے قربان ہوا
عاشقی کا حق ادا اس نے کیا
جان نثار دلبر جانان ہوا
حیف اے والئے کابل حیف ہے
تو تو نادان تھا مگر نادان ہوا
پختگی مرد خدا کی دیکھ لی
جان دیکر درپے جانان ہوا

یار من از من چو فارغ شد جدا
خانہ مولے کا وہ مہمان ہوا

خاکسار یوسف شاہ طالب علم مدرسہ احمدیہ

دارالامان کی خبریں

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان میں ہر طرح خیریت ہے۔

(۲) خاندان حضرت خلیفہ اولؓ کے یہاں خیریت ہے۔

(۳) حضرت امیر ایدہ اللہ خیریت سے ہیں۔

(۴) حضرت صاحب کے رفیقان سفر کے اہل و عیال میں خیریت ہے۔ چودہری فتح محمد خان صاحب کی زوجہ محترمہ کی طبیعت چند دن سے ناساز تھی مگر اب بفضل خدا صحت ہے۔

(۵) سنا ہے کہ قادیان کے محلہ ہندو میں پھر ایک ہیضہ کی واردات ہوگئی ہے۔

(۶) منشی عبدالکریم صاحب بٹالوی کی بڑی بیوی ۱۰ ستمبر کو فوت ہوگئی۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کیگئی۔ مرحومہ بہت مخلص اور خاندان نبوت سے بہت محبت رکھتی تھی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

سیدنا خلیفۃ المسیح دمشق میں

سیدنا خلیفۃ المسیح شام مین تشریف لے گئے تھے۔ حضور کے وہان تشریف لیجانے پر شام کے شہرون مین عام طور پر چرچا ہو گیا تھا۔ اس پر مختلف اخبارات کے نامہ نگار اور ایڈیٹر حضور سے انٹرویو کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔

ہم اختصار سے ان جرائد سے ان کے سوالات اور جوابات شایع کرتے ہین۔ بعض جوابون کو انہون نے صحیح سمجھا نہین اس لئے غلط شایع کر دیا ہے۔ ہم ان کو بالکل نظر انداز کر دین گے۔ حضرت ۸ محرم الحرام ۱۳۴۳ھ کو دمشق پہنچے۔ اس کو سب اخبارات نے شایع کیا۔ منجملہ ان کے اخبار الف با ہے۔

اخبار الف با

اخبار الف با نے "مہدی الہندی فی دمشق" کے عنوان سے ایک مضمون ۹ محرم کو شایع کیا۔

جس مین لکھا ہے کہ۔ ۱۱ کل کے عدد مین ہم نے ایک ہندوستانی وفد کا دمشق مین آنے کا ذکر کیا ہے۔ جو کہ لنڈن کو جا رہا ہے تاکہ مذہبی کانفرنس مین شریک ہو۔ ہم نے اپنے اخبار کا ایک نامہ نگار اس وفد کے لیڈر سے ملنے کے لئے بھیجا تھا۔ جو کہ مندرجہ ذیل نوٹ لایا ہے۔

سید احمد قادیانی جو کہ آج کل دمشق کا مہمان ہے۔ وہ ہندوستان ایک مشہور مدعی ہے۔ اس کی اہمیت کے لئے صرف یہ امر کافی ہے کہ ہم یہ بتا دین کہ ان کے معتقدین کی تعداد جوان کی نبوت پر ایمان رکھتی ہے۔ ایک ملیون سے متجاوز ہے۔ جس مین۔ افریقہ۔ ہندوستان امریکہ مصر وغیرہ ممالک کے مختلف مذاہب کے لوگ آکر داخل ہوئے ہین

ہم اخبار الف با کے نام سے ملے ان کو ملے۔ ہم نے ان کو ایک بڑے حاشیہ مین گھرے ہوئے پایا۔ ان کے چہرے سے خشوع اور ایمان کی علامتین پائی جاتی تھین۔ اور اس لیڈر کی بلند پایگی کا اظہار ہوتا تھا۔ ہم نے اس مجلس مین دمشق کے دو بڑے عالم پائے ایک شیخ بہجت بیطار۔ اور دوسرے شیخ احمد نویلاتی۔ اور کچھ طالب علم تھے۔

اور ہم نے ان دو اساتذہ کے ساتھ ان کو گفتگو کرتے ہوئے سنا پس وہ (یعنی حضرت صاحب) فصیح عربی بولتے تھے۔ اور اپنے علوم کو قرآن شریف اور حدیث سے مدلل کرتے تھے۔ اور منطقی دلائل بھی پیش کرتے تھے۔ ہم آگے بڑھے اور معانقہ کیا ہمارا انٹروڈیوس استاذ بہجت نے کرایا۔ پھر ہم نے اپنے اخبار کے نام سے بعض سوال کرنے کی اجازت چاہی جسکو انہون نے خوشی سے قبول کیا۔ اور اس کے بعد مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی۔

سوال - آپ کی خلافت اسلامیہ کے متعلق کیا رائے ہے اور کس مین اس کی اہلیت پاتے ہین۔

جواب - جس قدر خلافت کے طالب ہین ان مین سے کسی کا بھی مقر نہین ہون حقیقی خلیفہ جسکی مسلمانون پر اطاعت مشرق و مغرب مین فرض ہے وہ مین ہی ہون۔

سوال - آپ کی موجودہ مشرقی سیاست کے متعلق کیا رائے ہے۔ اور کیا آپ کی تبلیغ کا کوئی سیاسی حالت پر اثر ہے۔

جواب - ہم سیاست مین دخل نہین دیتے۔ مگر میرے لئے ممکن ہے۔ کہ مین یہ کہون کہ ہماری تبلیغ تمام قومون مین اور ساری دنیا مین پھیل جائے گی اس وقت تمام انسان بھائیون کی زندگی بسر کرین گے ایک خاندان کی طرح سے تب کوئی حاکم و محکوم نہین رہے گا۔

سوال - کیا آپ کی شریعت اسلام کی شریعت کے تابع ہے۔ یا اس سے علیحدہ۔

جواب - ہماری شریعت اسلامی شریعت ہے۔ اور ہماری کتاب قرآن ہے ہان مین خلیفہ ہون مسیح موعود کا جسکی بشارتین قرآن اور حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی ہین۔

سوال - حدیث اور قرآن مین آتا ہے کہ نبی کریم خاتم النبین ہین۔ پھر آپ ایسی کیا تفسیر کرتے ہین۔ جس سے آپ کے دعوے کی موافقت ہو سکے۔

جواب - خاتم النبین کے معنے آخری نبی کے نہین ہین۔ بلکہ خاتم سے مراد طغرا ہے جس سے مراد تصدیق ہے پہلے نبیون کے علوم کی۔

سوال - یہان نامہ نگار نے حضرت مسیح موعود کے الہامات کے متعلق سوال کیا کہ کیا آپ کو الہامات ہوئے تھے۔

جواب - بعض الہامات بتلائے تھے۔

سوال - کس قدر آپ کو ماننے والے لوگ ہین۔

جواب - ایک ملیون سے متجاوز ہون گے۔ پانچ ہزار مسیحی ہمارے ذریعہ سے افریقہ مین مسلمان ہوئے۔ اور دس ہزار مسلمان افریقی مسیح موعود پر ایک ہی دن مین ایمان لائے تھے۔ ہمارے مصر مین بھی ماننے والے تعلیم یافتہ لوگ ہین۔ جنمین سے مین ایک کا ذکر کرتا ہون۔ سید حامد عبد العزیز ہے۔

سوال - کیا شام مین آپ کا مذہب قبول نہین کیا۔

جواب - ہان ایک لبنانی ڈاکٹر نے قبول کیا ہے جس کا نام ڈاکٹر مصطفے ہے۔

سوال - مگر ڈاکٹر مصطفے لبنانی ہے جیسے کہ کہتے ہین اور لبنان شام نہین۔

جواب - ہرگز نہین لبنان شام کا ٹکڑا ہے۔ اور ہم لبنان کے شام سے انفصال کو مان نہین سکتے۔

اس کے بعد کھانے کا وقت ہو گیا۔ اس لئے ہم رخصت ہوئے اس کے بعد اخبار مذکور لکھتا ہے کہ آپ کے ساتھیون مین ایک آدمی دنیائے اسلام کے بڑے آدمیون سے ہے۔ ہماری مراد ہندوستانی لیڈر شوکت علی کے بڑے بھائی سے ہے۔ ہم نے ان سے بھی بات کی ہم نے ان کو مہدی کا مومن پایا۔ پھر ہم نے ان سے دریافت کیا کہ آپ بھی رفیق سفر ہین تو انہون نے جواب مین یہ جملہ کہا۔

"مین رفیق نہین ہون بلکہ خادم ہون"

حضرت صاحب کی نسبت لکھا ہے۔ کہ آپ معتدل قد ہین۔ ہندوستانی وطنی لباس پہنتے ہین (اس سے مراد کھدر نہین ہے) اور سفید بڑا عمامہ آپ بڑے ذکی اور قوی الدلیل بحث سے نہ تھکنے والے اور نہ مناظر سے رنجیدہ ہونیوالے انسان ہین۔

یہ ہے صحیح مفہوم اس کلام کا جو کہ جریدہ الف با نے شایع کیا ہے اس مین مین نے مناسب جگہ تصرف کیا ہے۔ جہان کے نامہ نگار کو حضرت کا کلام سمجھنے مین غلطی لگی ہے۔ اور اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہر ملک کا جداگانہ محاورہ ہے اس کے نہ ہونے کی وجہ سے لوگ فصیح عربی کے سمجھنے مین بھی غلطی کھاتے ہین۔

مثلاً اس نے اخبار مذکور بعنوان مہدی سے مراد خود حضرت خلیفۃ المسیح کو لے لیا ہے۔ جیسے عنوان سے ظاہر ہے پس اس قسم کی مناسب ترمیم کے ساتھ جس سے نفس گفتگو مین کوئی نقص واقع نہین ہوا۔ مین اس ترجمہ کو شایع کرتا ہون۔

دوسرے دن بھی ایک اور مضمون کسی صاحب عمر کی طرف سے شایع ہوا۔

جس کا عنوان تھا

الهندی المهندی

ہندوستانی وفد جو کہ تین دن سے دمشق مین ٹھیرا ہوا ہے لوگون کی باتون کا موضوع بنا ہوا تھا۔ اس مین اور ہر مذہب کے لوگ اصلی حقیقت کو معلوم کرنے کے لئے۔ ان کے پاس گئے۔ مین نے بھی پسند کیا کہ سید بشیر الدین محمود احمد سے جو کہ اس وفد کا لیڈر ہے ملون تاکہ مین ان کے ساتھ گفتگو کر سکون۔ ان مذہب اور غایت کو سمجھنے کے لئے مین گیا۔ اور آپ سے ملا۔ آپ اپنے دوستون کے حلقہ مین گھرے ہوئے تھے۔ جو کہ بارہ تھے۔

اور ہمارے درمیان ایک لمبی گفتگو ہوئی۔ مختلف امور کے متعلق جس کو ہم اختصار سے درج کرتے ہین۔

سید بشیر الدین مدعی نبوت نہین ہے جیسے بعض لوگون کو وہم ہے۔ بلکہ آپ مسیح المہدی میرزا احمد کے خلیفہ ہونیکے مدعی ہین جو کہ ایک عرصہ سے فوت ہو چکے ہین۔ اور سید بشیر الدین نے آپ کی خلافت کی بیعت لی سو وہ اب ان کے خلیفہ ہین۔ جو کہ ان کی دعوت کو پھیلاتے اور بیعت کے امور کی حفاظت کرتے ہین۔

مہدی مرحوم وہ آپ کے یعنی خلیفۃ الحال کے والد تھے۔ ہم نے خلافت کے متعلق سوال کیا۔ تو آپ نے کہا کہ خلافت کی دو قسمین ہین سیاسی اور روحانی۔ روحانی خلافت کا مین وارث ہون مسیح موعود اور مہدی کی طرف سے۔

ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ ممکن ہے کہ اور نبی دنیا مین آئین جو آنحضرت کی تعلیم سے خارج نہون۔ مگر آپ کے بعد پہلا نبی صرف احمد ہی آیا ہے۔ اسی طرح سے وہ لکھتا ہے کہ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ ہم اہل سنت ہین۔ لیکن ہم ایک بات کی اہل سنت کی نہین مانتے۔ بلکہ اچھی باتین دوسرون سے بھی لے لیتے ہین۔ مثلاً ہم تائید کرتے ہین شیعون کی عصمت انبیاء کے مسئلہ مین اور معتزلہ کے قضا و قدر کے مسئلہ مین۔ اور اس امر کی تائید کرتے ہین کہ قرآن کی کوئی آیت منسوخ نہین۔

اور ہم بہت محبت کرتے ہین امام ابن تیمیہ سے ابن قیم سے ابن عربی سے اور ان کی کتابین پڑھتے ہین۔

اور وہابیون کی طرح سے حقہ نوشی کو پسند نہین کرتے۔

اس کے بعد عام مسلمانون سے جو اختلاف ہے۔ اس کی نسبت دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارا اعتقاد ہے۔ کہ حضرت مسیح

صلیب پر لٹکائے گئے مگر آپ وہاں فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ ایسے طرح دفن کئے گئے جیسے کہ یہود کو شک بھی پڑا تھا۔ اور قبر سے نکل کر گمنام جگہ چلے گئے۔ اور وہیں فوت ہوئے۔ شبہ کی تفسیر آپ نے یہ کی کہ امر مشتبہ ہو گیا کہ فوت ہو گئے ہیں یا نہیں۔

پھر رفع عیسیٰ کے متعلق دریافت کیا گیا۔ جو آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد رفع درجات ہیں۔ اور آپ کی وفات پر یہ دلیل پیش کی ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔

اخیر میں لکھتا ہے۔

کہ آپ عربی فصیح بولتے تھے آپ ادھیڑ عمر کے آدمی ہیں۔ آپ کے چہرے کے نشانات آپکی ذکا پر دلالت کرتے ہیں۔ آپ کے دیکھنے سے دیکھنے والے کے دل میں آپ کی ہیبت و وقار کا اثر بیٹھ جاتا ہے۔ آپ کی سیاہ گھنی داڑھی ہے جس میں سفید بال نہیں ہے۔ آپ عینک لگاتے ہیں اور سفید عمامہ باندھتے ہیں۔ جیسے ہندوستانی لوگوں کی عادت ہے

(عمر بنیان)

یہ خلاصہ ہے عمر بنیان کے مضمون کا جس میں سے بعض حصے میں نے ترک کر دیئے ہیں۔ جو کہ میرے نزدیک ایسے اہم نہ تھے۔

اسی طرح اور بہت سے جرائد نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ جیسے اسوریہ الجدیدہ۔ المقتبس۔ لسان الحال۔ فتی العرب۔ ہیں ہم آئندہ کسی اشاعت میں دیگر اخبارات کے اقتباسات بھی انشاء اللہ درج کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔ و باللہ التوفیق۔

اخبار اس وفد کے متعلق لکھتا ہے

ہندوستانی وفد جو کہ حضرات علماء الاجلاء اور اساتذۃ الفضلاء سے ہے یہاں پہنچا ہے۔

امام میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ذوالفقار علی خان برادر محمد علی و شوکت علی۔ سکرٹری امور عامہ مولوی رحیم بخش صاحب سکرٹری خاص۔ ڈاکٹر حشمت اللہ طبیب خاص میرزا شریف احمد۔ حافظ روشن علی صاحب استاذ المبشرین۔ شیخ عبد الرحمٰن مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان شیخ یعقوب علی مالک اخبار الحکم۔ فتح محمد سیال تبلیغ ویسٹ مشنری لنڈن۔ چودھری محمد شریف وکیل۔ شیخ عبد الرحمٰن قادیانی مالک مطبع۔ چودھری علی محمد خادم خاص۔ آپ لوگ مہمان اترے ہیں نئرال ہوٹل میں ہم کو شکریہ کا موقع دیا۔ ہمارے دفتر میں تشریف لا کر استاذ حافظ روشن علی صاحب اور ہم عصر شیخ یعقوب علی اور فتح محمد سیال نے ہم بہت محفوظ ہو گئے۔ اور ہم نے انہیں بہت بڑی غیرت پائی بمصلحت اسلامیہ کے لئے۔ پس ہم ان کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ بہترین خیر مقدم۔ اور ان کی اچھی اقامت کے خواہشمند ہیں اپنے پاس۔

ہم نے دوسری جگہ اس مشن کے متعلق ایک الگ مضمون لکھا ہے۔

(باقی آئندہ)

شیخ محمود احمد

کیا آپ نے توسیع الحکم میں حصہ لیا ہے اگر نہیں؟ تو پھر کب؟

لنڈن کا خواجہ شاہی مشن

مجھکو انگلستان سے واپس آئے بعض ہندوستانی معززین کو مصر میں ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔

ان سے خواجہ شاہی مشن کا حال بھی دریافت کرنے کا موقع ملا۔ وہ لوگ احمدی نہ تھے مگر اس میں شک نہیں کہ ہندوستان کے معزز طبقے اور علمی سوسائٹی کے لوگ تھے۔ انہوں نے جو کچھ بھی اس مشن کے متعلق کہا وہ سخت افسوسناک تھا۔ مگر ہم اس کو اس لئے تمام تر درج کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ کہ سوائے اس کے کہ وہ جگ ہنسائی کا باعث ہوگا۔ اور اس کا کوئی مفید نتیجہ کور چشموں کے لئے نہیں نکل سکتا۔

تاہم بعض امور کو ہم آج قدرے روشنی میں لانے کی کوشش کریں گے۔ تاکہ نیش زن دشمن کو معلوم ہو۔ کہ صرف دوسروں پر پتھر پھینکنے سے کامیابی نہیں ہوتی۔ اور عقلمند انسان حقیقت کو جان لیتا ہے۔

لنڈن میں راکھ اڑانے والا حصہ

ایک صاحب نے جو کہ ایک بہت بڑی ریاست کے بڑے عہدہ دار ہیں۔ میرے دریافت کرنے پر جواب دیا۔ کہ میں نے تمام لنڈن بھر میں کوئی مقام ایسا نہیں دیکھا جہاں راکھ یا دھول اڑتی ہو۔ میں سوا سو میل تک لنڈن کی ایک سی حالت پاتا رہا۔ مگر لنڈن بھر اگر کوئی جگہ ایسی ہے تو ووکنگ مسجد کی جگہ ہے۔ جہاں کہ کارکنوں نے سڑک پر راکھ کوئلے کی ڈال رکھی ہے۔ اور وہ آنے جانے والوں پر اڑا کرتی ہے اس میں شک نہیں کہ ووکنگ مسجد بہت عمدہ جگہ ایک خوبصورت باغیچہ میں ہے مگر اب اس کی حالت بہت ابتر ہے۔

لنڈن میں مقبرہ عید

عید الضحیٰ کے موقع پر وہ صاحب وہیں تھے انہوں نے عید وہاں پڑھی مگر اس دفعہ عید کے موقع پر کوئی بڑا آدمی وہاں نماز کے لئے نہیں گیا۔

سید علی امام فاضل۔ سید امیر علی۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب وغیرہ سب اصحاب غیر حاضر تھے۔ یہ سنکر طبعاً خیال ہوتا ہے۔ کہ ایسا کیوں ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب کے صاحبزادہ صاحب جو پچیس سال کی جوانی میں ہی چالیس سالہ بڈھے کی طرح اپنے جذبات ٹھنڈے کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔

ان کی عادت و اطوار اور لاابالی پن سے یہ احباب بیزار ہیں اور ناراض ہیں۔

چنانچہ سید علی امام صاحب کی نسبت معلوم ہوا کہ وہ عید رمضان کے موقع پر بھی نماز کے ساتھ ہی فوراً تشریف لے گئے تھے۔ اور وہاں چار کے لئے بھی نہیں ٹھیرے۔

خواجہ نذیر

خواجہ نذیر جو کہ خواجہ کمال الدین کا اکلوتا مایہ ناز بیٹا ہے۔ اور اس وقت لنڈن مشن کا انچارج ہے۔ ان کی نسبت جب مزید دریافت کیا تو ان صاحب نے میرے مزید اصرار پر فرمایا۔ کہ وہ تو دراصل بیرسٹری کی تیاری کر رہا ہے۔ اس کو مشن سے کیا کام اور وہ مشن کو کیا جانے۔

وہ عام طور پر ننگے سر دیکھے جاتے ہیں اور نہایت قیمتی سوٹ میں رہتے ہیں۔

ووکنگ کی مسجد

جس مسجد کے طفیل منشی نور احمد مرحوم بلال ووکنگ بن گیا تھا اب اس مسجد میں باقاعدہ نماز نہیں ہوتی۔ اگر کبھی ہوتی ہے۔ تو اذان تک نہیں دی جاتی۔

اگر بلال ووکنگ کی روح اس حالت کو دیکھتی ہوگی تو اس کو کس قدر تکلیف ہوتی گی۔ وہ مسجد جو کہ لنڈن کے گرد و نواح میں ہو۔ اور جس میں اذان دینے والا شخص بلال صحابی رسول کریم کی شان حاصل کر لیتا ہو۔ اس مسجد میں آج نماز اول تو ہوتی نہیں۔ اگر ہوتی ہے تو بغیر اذان کے۔ اس کے ساتھ ہی یہ امر آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے۔ کہ لنڈن کی نمازیں اور ان کا امام غالباً نماز بھی بے وضو ہی گذار لیتے ہوں گے۔

لارڈ ہیڈلے اور

میں نے جب ان دو حضرات کی نسبت دریافت کیا تو انہوں نے بہت ہی رنج کا اظہار کیا۔ کہ خواجہ صاحب نے ان کے اسلام کا تو ایک ڈھانچہ یونہی بنا رکھا ہے۔

اور اب تو نئے لارڈ اسلامی ریاستوں کا ہندوستان میں دورہ کرنے والے ہیں۔

ممکن ہے خواجہ صاحب بھی ساتھ ہوں۔ اور من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو۔ پر عمل ہو۔

یہ ہے اس مشن کا حال جس کا ذکر نہایت فخر سے کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے خواجہ صاحب اپنے آپ کو اسلام کا ایک بہت بڑا خدمتگذار خیال کرتے ہیں ؎

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

شیخ محمود احمد از مصر

مبارکباد

مکرمی چودھری غلام احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کریام کے فرزند ارجمند تولد ہوا ہے۔ آپ سلسلہ کے مخلص احباب میں سے ہیں۔ اور الحکم کے خاص سرپرست ہیں۔ میں ان کو خاندان یعقوب کی طرف سے مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو عمر دراز عطا کرے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنا دے۔ آمین

(شیخ محمد ابراہیم علی)

شہیدِ کابل

اے ستمگر امیر امان اللہ
تو ز انجام خود نہ آگاہ
گوسفند سلیم را کشتے
کار بد کردۂ بترس از آہ
آہ احمد رسد بچرخ برین
دود از تو برآورد ناگاہ
برتو ایک تباہی کہ بگُزرد
نعمت اللہ خان بحال تباہ
آن امیرے کہ بہ حبیب اللہ
آنکہ از بھر ملک پشت پناہ
لقب او ضیاء ملت و دین
وصف او بر زمین ظل اللہ
کشت عبد اللطیف مردی را
خود ندانست او چہ بود گناہ
عاقبت دیدہ کہ چون کشتند
گرچہ او بود مرد ہیبت جاہ
مرگ او بود بہر تو پندی
نقتاش منظری چہ عبرتگاہ
مگر اے مرد جور! باریدی
سنگ بر روئے مرد دولتخواہ
قدر نعمت مگر ندانستی
سنگ بر گوہر ش زدی ناگاہ
او نہ غدار بود و فتنہ گرے
نہ بد اندیش ملک و دولت شاہ
بُد غریبے خدائے را بندہ
بندہ آشتی و امن و رفاہ
برتو ہستیم جملہ گریہ کنان
بر زبان ہست شعر سعدی آہ
اے زبردست زیر دست آزار
گرم تا کے بماند این بازار

بند دوم

اے ستمگر جفائے را بانی
بیخبر از رہ خدادانی
اے ستمگر امیر امان اللہ
تو ز امن و امان برخوانی
ملک از دست تو فنا
دین از جور تو بحیرانی
تو پرستار حکم وحشت خیز
تو گرفتار قید نادانی
تو بدل دوستدار مرد جفا
مرد حق را تو دشمن جانی
ہندوان را تو نیک میدانی
بستہ پیمان امن مے خوانی
ہر گروہے کہ احمدی نہ بود
نیک داری و نیک میدانی
احمدی امن جو د مسلم را
می کُشی اینچہ خوش مسلمانی
تو مگر از نژاد فرعونی
تو مگر از نہاد ہامانی
نیک بنگر کہ قوم عیسائی
چہ خوش آگہ ز سلطنت رانی
نیک دارند جملہ مردم را
خواہ ہندی است یا کہ ایرانی
نعمت اللہ خان مرد جری
کہ رود عالم فانی
آنکہ قربان راہ حق شدہ است
بودہ مقبول حق بہ قربانی
رفت در بارگاہ حضرت حق
گفت از بر بردپنہانی
بچہ کار آیدت جہانداری
مردنت بہ کہ مردم آزاری

خطاب بہ یورپ

از

جلال میرزا خانی

(۱)

اُٹھ کہ زمین یاس پر ابر امید چھا گیا
وقتِ بہار آ گیا
روز خزان چلا گیا۔
عشق غضب کو کھا گیا
نالہ نارسا گیا
دیکھ مسیح آ گیا
اٹھ کہ زمین یاس پر ابر امید چھا گیا

(۲)

چشم تلاش کھولدے دل طریق یار دیکھ
غازی شہسوار دیکھ
دین کا جان نثار دیکھ
ساقی نو بہار دیکھ
جھوم قدم خمار دیکھ
اور پھر اس کا پیار دیکھ
چشم تلاش کھولدے دل سے طریق یار دیکھ

(۳)

فطرت پردہ پوش کی نغمگی حجاب سُن

طرزِ نوِ رباب سُن
رسم وره جنابؐ سُن
حسن کا اضطراب سُن
بات کر اور جواب سُن
غور کر الکتاب سُن
فطرت پرده پوش کی نغمگی حجاب سُن

(۴)
ثانی آدم آگیا آج اسی جلال سے
سیکھ سبق جمال سے
روسیوں کے زوال سے
قہرِ وبا سے کال سے
جنگ سے اور جدال سے
طاقتوں کے وبال سے
ثانی آدم آگیا آج اسی جلال سے

(۵)
یورپ فکرمند سُن فضل عمر کی بات کو
جان لے مشکلات کو
مسئلہ نجات کو
زندگی و ممات کو
چھوڑ تفکرات کو
دیکھ خدا کی ذات کو
یورپ فکرمند سن فضل عمر کی بات کو

(۶)
واقف کاران کے فیض سے ہو حریم ساز سی
قدرت کارساز سے
فطرتِ امتیاز سے
عقل بہانہ باز سے
عشق و سرنیاز سے
حسن خدا کے ناز سے
واقف کاران کے فیض سے ہو حریم ازی

(۷)
فضل عمر! اسفر نصیب لوٹ کے جلد آئیے
مژدے ہمیں سنائیے
راز شفا بتائیے
تیر دعا چلائیے
زور خدا دکھائیے
فضل خدا کو لائیے
اپنے جلال کے لئے لوٹ کے جلد آئیے

الراقم آثم۔ ابوالمصالح عبید السلام خان جلال میرزا خانی

"پیغام صلح" کی ژولیدہ بیانی

(پیوستہ بگذشتہ)

مولوی صاحب کا حملہ حضرت سرور کائنات پر

حضرت سرور کائنات نے "انا سید الاولین والآخرین من النبیین" فرما کر نبیوں کے دو گروہ بنا دیئے ایک اولین دوسرے آخرین۔ یعنی ایک وہ حصہ جو آپؐ سے پہلے ہیں اور ایک وہ حصہ جو آپ کے بعد ہوں گے۔ مگر جناب مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ "اولین سے مراد ایسا کوئی گروہ نہیں ہو سکتا جن میں سے ہر ایک اول ہو۔ اس لئے آخرین سے مراد بھی ایسا کوئی گروہ نہیں ہو سکتا کہ ہر ایک ان میں سے آخری ہو"۔

ناظرین! غور فرماویں کہ نبی کریم صلعم۔ "اولین" و "آخرین" بصیغہ جمع بمعنے گروہ فرماویں اور بتاویں۔ کہ ہر ایک ان میں اول اور آخری ہوگا۔ جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں۔ اور اس کے وقوع پذیر ہونے کی صورت ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ کہ نبی کریم کے پہلے آنے والوں میں سے ہر ایک اول ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلعم سے پہلے ہے۔ اور آپ کے بعد ہر ایک ان آخرین میں سے ہے۔ کیونکہ وہ آپ کے بعد ہے مگر مولوی صاحب ہیں کہ عصبیۃ جاہلیۃ کی بنا پر فرماتے ہیں۔ کہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا اگر کوئی پوچھے کہ کیوں نہیں ہو سکتا۔ تو فرماتے ہیں کہ۔ "اول کسی سلسلہ کا ایک ہی ہو سکتا ہے اسی طرح آخر بھی ایک ہی ہوگا"۔ تو گویا نبی کریم صلعم نے نعوذ باللہ جھوٹ بولا۔ جو بہت سے "اول" اور بہت سے "آخری" قرار دیئے اور آپ کو یہ سمجھ نہیں آیا تھا۔

مولوی صاحب! اس حدیث میں سلسلہ کا اول و آخر کا تذکرہ کہاں؟ یہاں تو انبیاء کی گزشتہ اور آئندہ کی سرداری کا ذکر جاری ہے۔ جو کہ "اولین و آخرین" ہیں بہ نسبت زمانہ حضرت سرور کائنات کے۔ کیونکہ اول یا آخری ہونا نسبتی امر ہے جیسا کہ ص۲۹ کی پیش کردہ حدیث سے بھی ثابت ہے۔

مولوی صاحب! یا اپنے استدلال کی غلطی تسلیم کریں۔ یا پھر نبی کریم صلعم کی نعوذ باللہ غلطی قرار دیں۔ تیسری کوئی صورت نہیں۔ دیکھئے آپ کون سی راہ اختیار کرتے ہیں۔

وضاحت

مولوی صاحب! اگر حق پسندی آپ کا شیوہ ہے۔ اور محبت "مذموم" نے آپ کو اندھا نہیں کر دیا تو لیجئے سنیئے۔ اس حدیث سے ہمارا استدلال یوں ہے جیسا کہ ہم پہلے بھی الحکم ۱۴؍ اگست میں لکھ چکے ہیں۔ کہ نبی کریم صلعم نے اپنے آپ کو نبیوں میں اولین اور آخرین کا سردار قرار دیا ہے اس جگہ "آخرین" سے مراد نبی کریم صلعم کے بعد آنے والے نبی ہیں کیونکہ طریق کلام اسی کو چاہتا ہے۔ اور اولین کے مقابلے میں ہے اگر بفرض محال "آخرین" سے نبی کریم کے پہلے کے ایک حصے کے انبیاء مراد ہیں۔ تو بھی مولوی محمد علی صاحب کی تردید اس سے ہوتی ہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے ٹریکٹ "آخری نبی" میں آخری اس کو قرار دیا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہو۔ لیکن یہاں تو ان "آخرین" کے بعد ہی حضرت سرور کائنات فخر موجودات تشریف بھی تشریف لاتے ہیں۔ اگر "آخری نبی" کے معنی درست ہیں۔ تو نبوت بہرحال جاری ہے۔ ورنہ نبی کریم صلعم کا بھی انکار کرنا پڑیگا۔ اگر مولوی محمد علی صاحب کے معنے غلط ہیں۔ تو بھی نبوت جاری ثابت ہوگی۔ کیونکہ مولوی صاحب کی انہیں معنوں پر بنیاد ہے۔ ؎

خشت اول چون نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

پیغامی دوستو! تمہاری مرضی ہے جو طریق چاہو اختیار کر لو۔ بہرصورت تمہاری بنیاد متزلزل ہے۔ اگر تم میں حق پرستی ہے تو آؤ "محمود" کے محبان میں شامل ہو جاؤ۔ ورنہ یاد رکھو جس کو خدا نے "محمود" قرار دیا ہے تمہاری گالیوں سے اس کا کیا بگڑ سکتا ہے۔ ہاں مومنانہ شیوہ یہی ہے کہ حق کو مان لو۔ ؎

جب کھل گئی سچائی پھر حق کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ حیا یہی ہے

خاکسار۔ اللہ دتا جالندھری (مولوی فاضل)

مسلمانوں کی تنگ ظرفی

اور اخلاقی جرأت کا نمونہ

(از جناب مولوی مطیع الرحمن صاحب بی اے)

کابل کے ظالم امیر نے ہمارے قابل احترام بزرگ حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو صرف اس لئے کہ وہ حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے سنگسار کر دیا۔ اور یہ سمجھا کہ ہم بہت طاقتور ہیں مگر ہمیں اس بات پر غایت درجہ کی خوشی اور فخر ہے۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی قوت قدسیہ سے پیدا شدہ حقیقی ایمان حق الیقین اور عشق الہی کا ثبوت دیا۔

انہوں نے اپنی انسانی زندگی کے انتہائی مقصد کو پالیا اور مومنانہ صبر و استقلال و راحت کے ساتھ جان کو قربان کر کے خدا کے پیاروں کی اول صف میں جا کھڑے ہوئے۔ اور دین و دنیا میں کامیاب و سرخرو ہوئے۔

ہم کیا ان کو تو ملائک بھی مرحبا کہہ رہے ہیں۔ اور مبارکباد دے رہے ہیں۔ کہ ان کا نام شہداء کی فہرست میں سنہری حروف سے لکھا گیا۔

ہاں امیر کے اس وحشیانہ اور انسانیت سے گرے ہوئے فعل کی وجہ سے اس کے فرعونی انجام اور یہود والی ذلت کو ہم بصیرت کی نظر سے دیکھتے ہوئے ہمیں اس ظالم پر بہت بجنت رحم آتا ہے۔ کاش وہ پیدا ہی نہ ہوتا۔

ایک ہی قتل سے اس نے اپنے آپ کو ابوجہل اور فرعون کا ہم قرین بنا دیا۔ اس کو یاد رہے کہ ایک نعمت اللہ کو کیا جتنے مرضی ہم میں سے قتل کرے۔ آخر ہم نے اس کے ملک کو فتح کرنا ہے۔ ایک قتل کریں گے اور اس کی جگہ لینے والے اور اس کے خلیفے سینکڑوں نہیں ہزاروں پیدا ہوں گے۔ اگر اس کو یقین نہ ہو تو تاریخ انبیاء کا مطالعہ کرے۔ اور اس کو معلوم ہو جاوے گا۔ کہ اس تقدیر الہی کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں۔

مسلمانان ہند نے یہ تو دل میں محسوس کیا کہ امیر کا یہ فعل واقعی انسانیت سے گرا ہوا ہے اور شریعت اسلام کے بالکل صریح خلاف ہے۔ مگر ان کو اتنی اخلاقی جرأت نہیں کہ وہ اس بات کا اظہار کریں۔ کہ واقعی یہ اسلام کے صریح خلاف ورزی ہے۔

چنانچہ ایک طرف تو مسلمان اخبارات ہمارے اولوالعزم خلیفہ کے اس تار کے خلاف جو کہ حضور نے ظالم امیر کے اس وحشیانہ فعل کے خلاف پریذیڈنٹ جمیعۃ الاقوام اور دیگر یورپین طاقتوں کے نام بھیجا ہے۔ ریمارک کرتے ہیں کہ۔ "یہ سنگساری کے وجہ معلوم کئے بغیر دنیا میں شور و شغب مچاتے پھرنا کہاں کی حق پسندی ہے اور کہاں کا انصاف ہے" (ھیسنڈ ۱۸ ستمبر ۲۴ء)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کی ضمیر اور کانشنس اس بات کو محسوس کر رہی ہے کہ ایک آدمی کو محض اختلاف عقاید کی وجہ سے قتل کر دینا نہ صرف اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے بلکہ انسانیت سے گرا ہوا فعل ہے۔ مگر چونکہ خدا کے مسیح کی تکذیب کی وجہ سے وہ مثیل یہود بن چکے ہیں اور ان کی عقلیں ماری گئیں اور وہ شرافت انسانیت اور اخلاق فاضلہ سے بھی عاری ہو چکے ہیں۔ اس لئے ان کے اندر اتنی اخلاقی جرأت بھی نہیں رہی کہ وہ اس امر پر اظہار نفرت کریں۔

کیونکہ تمام فرقہ ہائے اسلام کا اس بات اتفاق ہے کہ صرف اختلاف عقاید کی وجہ سے کسیکو قتل کرنا جائز نہیں۔ اس لئے ان کو جبتک معلوم نہیں ہوا تھا۔ کہ مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو کیوں قتل کیا گیا ہے۔ وہ یہ کہنے کے لئے مجبور ہو گئے کہ قتل کے وجوہ معلوم کئے بغیر شور مچانا خلاف انصاف ہے کسی اور سنگین جرم کی وجہ سے ان کو قتل کیا گیا ہو۔

چنانچہ مسلم راجپوت امرتسر ۱۰ ستمبر لکھتا ہے "افغانستان میں جب سے امیر امان اللہ خان تخت نشین ہوئے ہیں پہلا سا مذہبی تعصب نہیں رہا۔ سب مذہب کے لوگوں کو آزادی حاصل ہے ہندو اور سکھ آزادانہ اپنی مذہبی رسوم ادا کرتے ہیں اور اپنے عقیدے کے مطابق عبادت کرتے ہیں کسی قسم کا تعرض نہیں۔ تو باور نہیں آتا کہ کسی شخص کو صرف اک وجہ سے کہ وہ احمدی عقیدہ رکھتا ہے سنگسار کرنے کا حکم صادر ہوا ہو۔ ممکن ہے کہ اس سے اور کوئی شدید جرم واقع ہوا ہو۔ اور احمدی ہونے کی وجہ سے یہ سزا دیگئی ہے۔

ہماری رائے میں مرزا صاحب کو پہلے اصل معاملہ کی تحقیق کر کے جمیعۃ الاقوام کی طرف رجوع کرنا چاہئے تھا"

اس عبارت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ معزز ایڈیٹر "مسلم راجپوت" کو یہ باور ہی نہیں آتا کہ کسی شخص کو صرف اس لئے کہ وہ احمدی ہے سنگسار کر دیا جاوے۔ اور اس خیال کا ہر ایک انسان کے دل میں پیدا ہونا عین فطرت کے مطابق ہے۔ بشرطیکہ اس میں ذرہ بھر بھی انسانیت باقی ہو مگر جیسا کہ کابل کے سرکاری اخبار "حقیقت" کے اعلان سے ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو محض احمدی ہونے کی وجہ سے سنگسار کر دیا گیا ہے۔

تو مسلمانوں کے اخباروں کو اتنی جرأت نہ ہوئی کہ انہوں نے جیسے پہلے محسوس کیا تھا اس بات پر اظہار نفرت کریں۔ بلکہ بعض اخبارات نے اس سنگساری کو عین تعلیم اسلام کے مطابق لکھا۔ کیا اسی اخلاقی جرأت اور وسعت قلبی کو لیکر انگریزوں کے ساتھ جنگ کرتے ہیں۔ اور سوراج کے لئے شور برپا کرتے ہیں افسوس۔ انہوں نے اس دلی بغض اور عناد کا اظہار کیا جو کہ خدا کے فرستادہ مسیح کے لئے ان کے دلوں میں پوشیدہ ہے اور اسی وجہ سے وضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ۔ کا نمونہ حاصل کر چکے ہیں۔

ہمیں اس بات کا حد درجہ افسوس ہے کہ وہ جو سرور کائنات کے متبعین کہلاتے ہیں اور اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ وہ حق کو چھپاتے ہیں اور اپنی تنگ ظرفی سے اسلام کے خوبصورت چہرے کو غبار آلودہ کرتے ہیں۔ خدا ان پر رحم کرے۔ آمین۔

یہ دہوکہ دہی ہے یا کذب صریح

(از مولوی مطیع الرحمن صاحب بی اے)

احباب کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے باوجود صدہا مشکلات کے محض خدمت دین کی خاطر اور ابتغاءً لمرضات اللہ سفر ولایت کو اختیار فرمایا۔ جن اعلیٰ مقاصد کو حضرت صاحب لے کر یورپ کو نکلے ہیں۔ وہ کسی پر پوشیدہ نہیں اور جس محنت اور جانفشانی سے دن رات ایک کر کے کلمہ اسلام کو بلند کرنیکے لئے حضور کام کر رہے ہیں۔ اس سے بھی آپ بخوبی واقف ہیں۔ مگر جب سے حضور پر نور نے ملک ہند سے باہر قدم رکھا ہے۔ تبہی سے پیغامیوں نے حضور کے خلاف طرح طرح کے کمینہ حملے شروع کر دیے ہیں۔ کہیں تو سفر کو اسراف قرار دیا جاتا ہے۔ کہیں یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ سفر کی غرض سیر و سیاحت اور عیاشی ہے۔ گویا کہ انہوں نے اس امر کا ٹھیکہ لے رکھا ہے کہ غلط ہو یا صحیح حضرت اقدس کی غیر حاضری میں انا پ شناپ جو جی میں آوے بکے جاویں۔ چنانچہ اندنوں جبکہ حضرت صاحب کی کامیابی دمشق کی رپورٹ چھپی تو گو انہیں کوئی جائے اعتراض تو کوئی ملی نہیں۔ مگر اعتراض کرنا بھی ضروری تھا اس لئے یہ لکھدیا کہ۔

"لیکن سوال تو یہ ہے کہ میاں صاحب نے حضرت مسیح موعود کا دعوے کس رنگ میں پیش کیا ہے؟ آیا انہیں بتایا ہے کہ خاتم النبیین کے بعد اس زمانہ میں ایک اور نبی آیا ہے جس کے مانے بغیر کوئی مسلمان ہو نہیں سکتا۔ اور اس لئے اب دنیا بھر کے مسلمان کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں آیا اہل مصر اور اہل دمشق کو یہ بتا دیا ہے کہ جس نبی کے وہ نام لیوا ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا زمانہ اب ختم ہو چکا ہے اب مسیح موعود کی نبوت کا زمانہ ہے" (پیغام صلح ۲ ستمبر ۲۴ء)

ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ اہل پیغام کو یہ خیال کسطرح پیدا ہو گیا کہ حضرت اقدس نے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے عقیدہ کو چھپایا ہو گا۔ آیا ان کو یہاں بیٹھے بٹھائے الہام ہو گیا تھا؟ کیا یہ المرء یقیس علی نفسہ کے ماتحت ظن تو نہیں؟ کیونکہ اپنے عقائد کا اخفا تو انہیں کے حصہ میں آیا ہے۔ ورنہ کوئی صحیح دماغ آدمی تو خیال بھی نہیں کر سکتا۔ کہ کوئی شخص ایک عقیدہ رکھتا ہو اور اسکو دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے اپنی متعدد کتب میں شائع کر چکا ہو اور ان عقاید کو ماننے والے اس کے ماتحت ایک زبردست جماعت ہو تو پھر خود تبلیغ کرتے وقت اس عقیدے کی نسبت اخفا سے کام لے۔ حضور نے جس وضاحت کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے نبوت کے عقیدے کو پیش کیا قارئین کرام مندرجہ ذیل عبارت سے معلوم کر سکتے ہیں جو کہ اخبار العراق دمشق سے ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں "وکتب السید عمر نبہان فی جریدہ (الف با) حدیثا دار بینہ و بین خلیفۃ المسیح الہند و مما قال لہ۔ لابد من ظہور انبیا کثیرین لا یخرجون عن اساس دعوۃ الرسول الاعظم ماانا اول نبی ظہر لہ۔ النبی محمد ہو احمد القادیانی مسیح الہند و کلمۃ خاتم النبیین معناہا المصدق لدعوتہم ولیس معناہ انہ آخرہم" (باقی آئندہ)

سفر یورپ کی تقریب پر الحکم کا رعایتی اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ذرہ نوازی نے خاکسار ایڈیٹر الحکم کو بھی اپنے سفر یورپ میں رہنے کی عزت عطا فرمائی ہے اور وہ اس سفر میں سلسلہ کے خادم قدیم اور مستورین کی حیثیت سے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے کہ وہ ان توقعات کو پورا کر سکے جو اس کے محسن آقا اور رفقائے کار نے مقرر کئے ہیں ان کی غیر حاضری میں الحکم اور تادیب النساء کا کیا انتظام ہوگا۔ اس کے متعلق میں جانے سے پہلے اعلان کر دیگا اور اپنی جماعت کو فرائض متعلقہ الحکم کی طرف توجہ دلائی گی الحکم قوم کی امانت ہے۔ اور میں اسے قوم ہی کے سپرد کر کے اس سفر پر جا رہا ہوں۔ اس کی حفاظت اور استحکام اب قوم کا کام ہوگا۔ اس تقریب کی خوشی میں میں نے پسند کیا ہے کہ کارخانہ الحکم کی موجودہ کتب رعایتی قیمت پر فروخت کر دی جائیں۔ جو احباب اس تحریک میں حصہ لیں گے اور وہ یہی نہیں کہ نہایت مفید اور ضروری کتب تقریباً مفت حاصل کر لیں گے بلکہ وہ اس خادم قدیم کارخانہ کو ایڈیٹر الحکم کی غیر حاضری میں مدد دینے والے ہوں گے۔ کارخانہ الحکم کی اجملہ کتب سوائے سیرت مسیح موعود اور حیات النبی کے رعایتی قیمت پر دیجائینگی۔

(۱) ان کتابوں میں قرآن مجید کے ترجمے اور تفسیری پاروں کے نوٹ بھی ہیں جن کی مجموعی قیمت دس روپیہ ہے مگر رعایتی صرف چار روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

(پارہ ۲۴ لغایت ۳۰ و ۱۵ لغایت سترہ)

(۲) **مراۃ الجہاد**۔ جس میں مسئلہ جہاد کی حقیقت اور اعتراضات کے تفصیلی جوابات ہیں اصلی قیمت ۱۲ رعایت صرف ۱۲/

(۳) **مکتوبات احمدیہ**۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات اصلی ۸/ رعایتی قیمت ۴/

(۴) **خطبات کریمیہ** حضرت مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ کے خطبات اصل قیمت فی جلد ۴/ رعایتی قیمت ۱/

(۵) **مالابار میں احمدیت کی تاریخ**۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی پسندیدہ مجاہد مصری کی تصنیف اس کتاب کی آمد مجاہد مصری کے لئے مخصوص ہے۔ اور مجاہد مصری ہی نے اسے چھپوایا تھا۔ پس اس کتاب کی خریداری سے مصری مشن کی تائید کا ثواب بھی حاصل ہوگا۔ اس کتاب میں کوئی خاص رعایت نہیں قیمت (۱۰/)

برہان الحق۔ عیسائی مذہب کی تردید میں نہایت قابل قدر رسالہ ہے جو حضرت مسیح موعود کے عہد سعادت میں ایک نو مسلم گریجویٹ نے لکھا۔ قیمت اصلی ۳/ رعایتی قیمت (۱۰/)

ادعیۃ القرآن۔ قرآن مجید کی دعائیں اور انکا ترجمہ (قاضی اکمل صاحب کا کیا ہوا) قیمت رعایتی (۱/)

احمدی خاتون کے فائل

احمدی خاتون کے فائل پچھلے سالوں کے صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی ان خواتین کے لئے نہایت مفید لٹریچر جمع کیا گیا ہے تین سالوں کے فائل کی قیمت ۶ رعایتی قیمت ۵/

تادیب النساء کی پہلی جلد بھی رعایتی قیمت پر ملے گی صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی اصل قیمت چار روپیہ رعایتی قیمت ۲/

یہ رعایت آخر ستمبر ۱۹۲۴ء تک ہوگی اس لئے جلد درخواستیں بھیجیں تمام درخواستوں کی تعمیل بذریعہ وی پی ہوگی۔

درخواستیں بنام منیجر الحکم ہوں

ان احباب کی فہرست مندرجہ ذیل ہے جنہوں نے کبھی قیمت دینے کے لئے وعدہ تو کیا اطلاع تک بھی نہیں دی۔

خاکسار محمد ابراہیم علی منیجر الحکم

بخدمت میرزا احمد بیگ صاحب برانچ پوسٹماسٹر۔ قیمت ذمہ بیگووال۔ ضلع سیالکوٹ ۳/ صہ

بخدمت مولوی فضل الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ سامانہ۔ ریاست پٹیالہ۔ قیمت ذمہ صہ/

بخدمت چودہری محمد اسماعیل صاحب افسر مال منٹگمری۔ قیمت ذمہ ۸/ لعہ

بخدمت چودہری غلام حسین صاحب سفید پوش۔ چک نمبر ۵ اچینوٹ روڈ ضلع لائلپور۔ قیمت ذمہ ۲/ عہ

غلام رسول صاحب آباد کار چک نمبر ۹۹ شاخ شمالی سرگودہ۔ قیمت ذمہ عہ/

جناب قربان حسین صاحب تاجر چرم اٹاوہ۔ یوپی۔ قیمت ذمہ عہ

شیخ عبد العزیز صاحب گوگیرہ ڈکخانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔ قیمت ذمہ عہ/

منشی حبیب الرحمن صاحب رئیس حاجی پورہ متصل پھگواڑہ ضلع جالندہر۔ قیمت ذمہ ۲/ لعہ

میرزا عزیز احمد صاحب ایم اے۔ ٹوٹی کنڈی شملہ ایجوکیشنل ڈیپارٹمنٹ۔ قیمت ذمہ ۱۲/ صہ

منشی محمد فاضل خان صاحب موضع ماموں والی ڈکخانہ کبیر والہ ضلع ملتان۔ قیمت ذمہ ۳/ عہ

چودہری غلام محمد صاحب چک نمبر ۱۹ شاخ شمالی ڈاکخانہ و ضلع شاہپور۔ قیمت ذمہ ۳/ صہ

منشی محمد دین صاحب لاد موسے۔ قیمت ذمہ صہ/ للعہ

منشی امام دین صاحب جوڈیشل سیالکوٹ۔ قیمت ذمہ ۳/ صہ

میاں شمس الدین صاحب امام مسجد چوکنانوالی ڈاکخانہ کنجاہ ضلع گجرات۔ قیمت ذمہ ۳/ صہ

بخدمت محمد اکبر بیگ صاحب احمدی ریلوے سٹیشن جلیانوالی چک نمبر ۱ ڈاک ڈنگہ۔ قیمت ذمہ ۲/ صہ

آزماؤ شفا پاؤ — ھو الشافی — آزماؤ شفا پاؤ

مشکلیں آساں ہوئیں دکھ درد سب جاتے رہے

۱۔ **معجون شاہی یا اکسیر جریان** خوشخبری ہو کہ ہماری آٹھ دس سالہ محنت اور کامل توجہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں معجون شاہی جیسی اکسیر اعظم جو خالص جڑی بوٹیوں سے اور قیمتی اجزا سے مرکب ہے عطا فرمائی جو جریان اور خواب میں بلا ارادہ منی کے خارج ہونے اور ان سے پیدا شدہ جملہ کمزوریوں کے ازالہ کرنے میں فی الواقعہ ایک اکسیر ہے اور لطف یہ کہ باوجود ممسک ہونیکے مقوی باہ بھی ہے بچپن کی بداعتدالیوں اور غلط کاریوں کے جملہ بد نتائج کی اصلاح کرنے میں اس کو ایک خاص خصوصیت ہے۔ قیمت فی پاؤ ۲/

۲۔ **روغن اکسیر اعصاب** بعض حالتوں میں اس معجون کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر اعصاب بھی طلا کرنا پڑتا ہے جو کہ بذات خود ہر ایک قسم کی سستی ضعف کمزوری اعضائے تناسل کے ازالہ کرنے میں بجلی کا کام دیتا ہے۔ فی شیشی روغن اکسیر اعصاب ... عہ/

۳۔ **کشتہ طلا** جس کو ہم نے نہایت محنت و احتیاط سے تیار کیا ہے۔ پھر اس میں یاقوت اور کشتہ فولاد شامل کرنے سے اسکی قوت اور طاقت میں اور بھی چار چاند لگ گئے ہیں۔ اس کے فوائد بیان کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ صرف طب کی مستند کتاب سے چند اقتباس برائے ملاحظہ ناظرین درج کئے جاتے ہیں۔ جو کہ یہ ہیں۔ کہ سونا دل اور دماغ اور حرارت عزیزی کو بڑھاتا ہے فہم و فکر کو تیز کرنے والا معدہ جگر اور تلی کے ضعف کو دور کرنے والا۔ امراض سوداوی اور خفقان توحش غم و حزن جنون و صرع کو نفع دینے والا ضعف باہ اور ضعف گردہ کو رفع کرنے والا قلب میں اسقدر تفریح پیدا کرتا ہے کہ خود بخود ہنسنے کو دل چاہتا ہے۔ الغرض عجیب و غریب چیز ہے۔ اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ قیمت فی خوراک ۴/ سینکڑہ خوراک ۱۲/

۴۔ **حب مقوی باہ** یہ گولیاں اپنے اندر ہر قسم کے ضعف اعصاب میں مسیحائی اثر رکھتی ہیں ضعف باہ اور ضعف دماغ کو اور ضعف معدہ کو نہایت مفید ہیں باقاعدہ مہینوں کے بعد مایوس العلاج مریض لقوہ وغیرہ میں مبتلا بھی بفضل خدا صحت یاب ہو گئے ہیں قیمت فی سینکڑہ عہ ایک روپیہ کی سولہ گولی۔

۵۔ **اکسیر سوزاک**۔ سال ہا سال کے تجربہ اور تلاش کے بعد یہ اکسیر سوزاک حاصل ہوئی ہے۔ جونے اور پرانے سوزاک کو بفضل خدا ایک ہفتہ میں دور کر دیتی ہے۔ قیمت ایک ہفتہ عہ/

۶۔ **سرمہ مروارید ی**۔ یہ سرمہ بصارت کے لئے ایک اکسیر ثابت ہوا ہے۔ جوانوں کی نقص بصارت کو دور کرتا ہے اور بوڑھوں کے لئے از سر نو بصارت عطا فرماتا ہے۔ پرانے ککروں کے لئے بھی از حد مفید ہے کیوں نہ ہو نہایت قیمتی مروارید اور ماہیران سے تیار کیا گیا ہے فی تولہ ۴/

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

حکیم صاحب نہایت پرانے اور مخلص احمدی ہیں اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں حضرت خلیفہ اول بھی آپ کی بعض دواؤں کو استعمال کرواتے تھے۔ اخلاص اور محبت سے تیار کی ہوئی ادویہ بیماروں کے لئے مفید ہوں گی۔ مرزا محمود احمد

ملنے کا پتہ حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ